خطبۂ جمعہ

بتاریخ 22 ربیع الاول 1448ھ بمطابق 4 ستمبر 2026ء

التشاؤم خطره و علاجه

بدشگونی: خطرناکی اور اس کا علاج

إِنَّ الحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، { يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ } [آل عمران: 102]

اے مسلمانوں! صحیح ایمان اور کامل توحید کا تقاضا یہ ہے کہ انسان ہر اس چیز سے بچے جو اس کے ایمان اور دین پر اثر انداز ہو اور اس کی توحید و یقین میں رخنہ ڈالے۔ ہمارے پاکیزہ دین نے جاہلیت کے جن رسم و رواج کو باطل قرار دیا ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے جن سے ڈرایا ہے، انھی میں سے ایک «بدشگونی اور بدفالی» لینا بھی ہے۔ کیونکہ بدشگونی سے انسان کے دل میں اپنی مطلوبہ چیز کے حصول اور ناپسندیدہ چیز سے نجات کے لیے اللہ کے سوا دوسروں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

کفار پرندوں سے بدشگونی لیا کرتے تھے۔ اگر پرندہ دائیں جانب اڑتا تو کہتے: "یہ اچھا ہے" اور جو کام کرنا چاہتے اسے کر گزرتے۔ اور اگر پرندہ بائیں جانب اڑتا تو کہتے: "یہ برا ہے" اور کام کرنے سے رک جاتے۔ اسی طرح اگر ان میں سے کسی کے گھر پر "کوا" بیٹھ جاتا تو وہ بدشگونی لیتے اور برائی کے وقوع سے ڈرتے۔

اللہ کے بندو! بدشگونی کی متعدد صورتیں اور اس کی مختلف قسمیں ہیں۔ مثلاً: کسی مخصوص نمبر جیسے 13 کو منحوس سمجھنا، جیسا کہ نصاری کا گمان ہے؛ یا کسی شخص سے بدشگونی لینا اور یہ کہنا کہ: "فلاں شخص کا چہرہ ہی منحوس ہے، میں جب بھی اس کے ساتھ سفر کرتا ہوں مجھے فلاں فلاں تکلیف پہنچتی ہے"؛ یا بعض لوگوں کا

یہ کہنا: "خَيْر يَا طَيْر" یعنی پرندے کو دیکھ کر اچھائی کی فال لینا۔ یہ تمام باتیں ممنوع ہیں۔ کیونکہ خیر و بھلائی صرف اللہ عزوجل کی طرف سے آتی ہے، تمام تر خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور تمام امور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

بد شگونی کی حقیقت یہ ہے کہ یہ شیطان کی طرف سے دل میں ڈالا گیا وسوسہ، اس کا ڈر اور محض ایک وہم ہے، نیز یہ اللہ کے سوا دوسروں سے دل لگانا اور اللہ کے ساتھ بد گمانی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے والے نے یہ عقیدہ قائم کر لیا کہ یہ چیز اللہ کے سوا نفع یا نقصان پہنچا سکتی ہے۔

اس لیے بد فالی کی مخالفت کرنا اور اس کی جڑوں کو کاٹنا واجب ہے؛ خصوصاً اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے شرک قرار دیا ہے اور امت کو اس سے ڈرایا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ، وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ) "بد شگونی لینا شرک ہے، بد شگونی لینا شرک ہے۔" (اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

بد شگونی لینا کفار اور رسولوں کے دشمنوں کی صفت رہی ہے۔ فرعون کی قوم کو جب بھی کوئی مصیبت یا قحط پہنچتا تو وہ دعویٰ کرتے کہ یہ بلا و مصیبت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست کی وجہ سے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَى وَمَنْ مَعَهُ {سورۃ الأعراف: 131} "سو جب ان پر خوشحالی آجاتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہئے اور اگر ان کو کوئی بد حالی پیش آتی تو موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے۔"

تو اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا: أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ "یاد رکھو کہ ان کی نحوست اللہ تعالیٰ کے پاس ہے"۔ یعنی ان کو جو پریشانی اور آزمائش سے دوچار کیا جاتا ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور

اس کے فیصلے کا حصہ ہے۔اور ایسا ان کے کفر، ان کے گناہوں اور حضرت موسی علیہ السلام کا انکار کرنے کے نتیجے میں ہو رہا ہے۔

پھر اللہ تعالی نے ان میں سے اکثر لوگوں کو جہالت سے متصف کرتے ہوئے فرمایا: "وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ "لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے "۔

جبکہ ایمان والے موحدین کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ توحید کی غیرت رکھتے ہیں اور ایسے شخص پر سخت نکیر فرماتے ہیں جو توحید میں کوتاہی کرے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک پرندہ بولتا ہوا گزرا تو ایک شخص نے کہا: "خیر ہے، خیر ہے"۔اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فوراً انکار کرتے ہوئے فرمایا: "نہ خیر ہے نہ شر"؛ تاکہ وہ شخص پرندے کے خیر یا شر میں اثر انداز ہونے کا عقیدہ نہ بنا لے۔

ملت اسلامیہ کے سپوتو! بعض اوقات بدشگونی غیر اختیاری طور پر دل میں آجاتی ہے اور بغیر قصد و ارادے کے کچھ چیزوں سے بدشگونی کا احساس ہو جاتا ہے۔اس سے شاید ہی کوئی شخص محفوظ رہ سکے۔ تو جس کے ساتھ ایسا ہو، اسے چاہیے کہ وہ اس کی طرف بالکل توجہ نہ دے، اللہ پر خوف و امید کے جذبات کے ساتھ توکل کرتے ہوئے اپنے کام کو پورا کرے، تو یہ چیز اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اسی کے ساتھ اسے وہ دعا پڑھنی چاہیے جس کا حکم نبی کریم ﷺ نے دیا ہے جیسا کہ سنن ابی داؤد کی روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو کہے: اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ) "اے اللہ! بھلائیاں صرف تو ہی لاتا ہے، اور برائیوں کو صرف تو ہی دور کرتا ہے، اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف تیرے ذریعے ہی ہے"۔ (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

رہا وہ شخص جس نے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی یا سنی اور بد شگونی لیتے ہوئے اپنے کام کو چھوڑ دیا، تو اس نے ایک گناہِ کبیرہ اور برائی کا ارتکاب کیا ہے، لہذا اسے فوراً اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ أَشْرَكَ» "جس شخص کو بد شگونی نے کسی کام سے روک دیا وہ سمجھ لے کہ اس نے شرک کیا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کفارہ کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یوں کہہ لیا کرے: اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ(رَوَاهُ أَحْمَدُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ)"اے اللہ! تیرے خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں، تیرے شگون (تقدیر) کے علاوہ کوئی شگون نہیں، اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں"۔ (اس حدیث کو امام احمد نے حسن سند سے روایت کیا ہے)

لہذا مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اِن باطل عقائد سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی خبردار کرے۔ کیونکہ بد شگونی لینے والا اللہ سے اپنا توکل توڑ دیتا ہے اور ایک وہمی چیز سے دل لگا لیتا ہے۔ بلکہ اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس رب پر توکل کرے جس کے ہاتھ میں تمام امور کی چابیاں ہیں، اور یہ وہم و خرافات اسے اس کی ضرورت اور کام سے نہ روک سکیں۔

بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، أَقُولُ قَوْلِي هَذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ؛ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

دوسرا خطبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ الْمُرْسَلِينَ، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللهِ تَعَالَى؛ فَإِنَّ مَنِ اتَّقَى اللهَ وَقَاهُ، وَعَصَمَهُ وَآوَاهُ.

اللہ کے بندو! بدشگونی انسانی ذہن کو منفی سوچ، خوف اور مایوسی کی طرف دھکیل دیتی ہے، جبکہ نیک فال انسان کے اندر مثبت اندازِ فکر، امید اور حوصلہ پیدا کرتی ہے۔ اسلام انسان کو تاریک اور وہمی خیالات سے نکال کر روشنی اور امید کی طرف لاتا ہے۔ بدشگونی انسان کا رشتہ اللہ سے توڑ کر اسے ناپائیدار اور بے بس مخلوق یا اشیاء سے جوڑتی ہے۔ جبکہ فالِ نیک انسان کا رشتہ اپنے خالق سے مضبوط کرتی ہے، کیونکہ اچھے گمان کی اصل بنیاد اللہ کی رحمت اور اس کے رحیم و کریم ہونے پر یقین کامل ہے۔

بدشگونی لینے والا آدمی ڈر اور وہم کی وجہ سے اپنے جائز کاموں اور فیصلوں سے رک جاتا ہے اور عمل سے محروم ہو جاتا ہے؛ جبکہ اچھی امید رکھنے والا شخص اللہ پر توکل کر کے آگے بڑھتا ہے، جس سے اس کے دل کو سکون، شادمانی اور شرحِ صدر حاصل ہوتا ہے۔

نیک فال لینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ پر توکل کرتے ہوئے کوئی کام کرے یا اس کا ارادہ کرے، پھر وہ کوئی ایسا عمدہ کلام یا بات سن لے جو اسے خوش کر دے، جس سے اس کا دل کھل جائے، روح خوش ہو جائے اور جس کام کی طرف وہ متوجہ ہے اس میں اس کی دلچسپی اور جدوجہد مزید بڑھ جائے؛ جیسے وہ کسی ایسے شخص کو دیکھے جس کا نام "مبارک" ہو، تو وہ اس دن میں برکت کی اچھی امید قائم کر لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ: الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) "بیماری کا خود بخود متعدی ہونا اور بدشگونی لینا

کوئی حقیقت نہیں رکھتا، اور مجھے نیک فال یعنی اچھی بات پسند ہے"۔(اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے)

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ ـــ جو اس وقت کافر تھے ـــ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے، تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کے نام سے نیک فال لیتے ہوئے فرمایا: لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا)"یقیناً تمہارا معاملہ آسان کر دیا گیا ہے"۔(اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے عکرمہ سے مرسلا روایت کیا ہے)

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نیک فال کو پسند کرنے اور اس سے خوش ہونے میں شرک کا کوئی پہلو نہیں ہے، بلکہ یہ سراسر انسانی فطرت اور مزاج کا تقاضا ہے، کیونکہ انسان کی طبعی فطرت ہمیشہ فائدہ منداور سازگار چیزوں کی طرف مائل ہوتی ہے"۔

لہذا اپنے رب کے ساتھ اچھا گمان رکھیں، اپنے تمام امور میں اسی پر توکل کریں، اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی سے بچیں؛ کیونکہ اس کا ہر فیصلہ خیر پر مبنی ہے، اور جو شخص جس چیز سے دل لگالیتا ہے اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ{سورة هود: 88} "اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں "۔

اللَّهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ، اللَّهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلَامَ وَالمُسْلِمِينَ، وَأَذِلَّ الشِّرْكَ وَالمُشْرِكِينَ، وَانْصُرْ دِينَكَ وَكِتَابَكَ وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِبَادَكَ المُؤْمِنِينَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالمُسْلِمَاتِ، وَالمُؤْمِنِينَ وَالمُؤْمِنَاتِ، الأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالأَمْوَاتِ، وَوَفِّقْ - اللَّهُمَّ - أَمِيرَنَا وَوَلِيَّ عَهْدِهِ لِهُدَاكَ، وَاجْعَلْ أَعْمَالَهُمَا فِي طَاعَتِكَ وَرِضَاكَ، وَاجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا مُطْمَئِنًّا سَخَاءً رَخَاءً، دَارَ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ، وَسَائِرَ بِلَادِ المُسْلِمِينَ.

اے اللہ ! ہمیں اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے محفوظ وکافی کر دے، اور اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے سوا تمام مخلوق سے بے نیاز فرمادے۔اے اللہ ! ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت پیدا فرمااور اسے ہمارے دلوں میں آراستہ ومزین کر دے، اور ہمارے دلوں میں کفر، گناہ اور نافرمانی کی نفرت ڈال دے، اور ہمیں ہدایت یافتہ اور سیدھی راہ پر چلنے والوں میں شامل فرما۔اے اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ اور عزت عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، اور اپنے دین، اپنی کتاب، اپنے نبی کی سنت اور ایمان والے بندوں کی نصرت و مدد فرما۔اے اللہ ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں، اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرماخواہ وہ زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں۔اے اللہ ! ہمارے امیر اور ان کے ولی عہد کو اپنی ہدایت کی توفیق ور ہنمائی عطا فرما، اور ان دونوں کے تمام اعمال کو اپنی اطاعت اور رضا کا ذریعہ بنا؛ اور اس ملک کو امن واطمینان، فراوانی، خوشحالی اور ایمان و سلامتی کا گہوارہ بنا، اور تمام مسلمان ممالک کی بھی حفاظت فرما۔

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی